# مفید رسالے

(حصہ اوّل)

مصنف

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حبیب احمد امجد صاحب زید مجدہ

ناشر:

مدرسۃ البنات امینیہ رضویہ

گلی نمبر 2 محمد پورہ فیصل آباد

# مفید رسالے

(حصہ اوّل)

مصنف

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد حبیب احمد امجد صاحب زید مجدہ

نام کتاب ________ مفید رسالے

تعداد ________ ایک ہزار

مصنف ________ صاحبزادہ محمد حبیب احمد امجد صاحب زید مجدہ

ہدیہ ________

# وضو کے فضائل از احادیث مبارکہ

۱۔ قیامت کے دن منہ اور ہاتھ وضو کی وجہ سے چمکتے ہونگے لہذا چمک جتنی ہو سکے زیادہ کرنی چاہیے

۲۔ کلی کرنے سے منہ کے گناہ نکل جاتے ہیں ناک صاف کرنے سے ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں چہرہ دھونے چہرہ کے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ پلکوں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں بازو دھونے سے بازو کے گناہ یہاں تک کہ ناخنوں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ نکل جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں

۳۔ جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا جس نے بغیر بسم اللہ کے وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گذرا

جو الحمد للہ پڑھ کر وضو کرتا ہے جب تک اس کا وضو رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعاء کرتے رہتے ہیں

۴۔ سخت سردی میں کامل وضو کرنے سے دونا ثواب ملتا ہے اور اللہ تعالی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے

۵۔ جو مسلمان اچھا وضو کر کے ظاہر و باطن سے متوجہ ہو کر دو رکعتیں نفل پڑھتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے

۶۔ جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں

۷۔ جو شخص کامل وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ اٹھا کر

اشهد ان لا اله الا لله وحده لاشريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله پڑھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو

۸۔ ایک دن سرکار اقدس ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال تو کس عمل کی وجہ سے جنت میں میرے آگے آگے جا رہا تھا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب اذان کہتا اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا تو وضو کر لیتا حضور ﷺ نے فرمایا اسی سبب سے

۹۔ سوئے ہوئے آدمی کے نتھنوں پر شیطان رات گزرتا رہتا ہے اس لئے بیدار ہو کر وضو میں تین بار ناک صاف کرے

۱۰۔ استنجے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھونا سنت ہے

# مسواک کے فضائل

۱۔ مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کی رضا کا سبب ہے

۲۔ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ نماز اس نماز سے ستر درجے افضل ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے

۳۔ یہ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انکا حکم ہر شریعت میں موجود تھا

مونچھیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی چڑھانا۔ ناخن تراشنا
۔بغل کے بال مونڈنا۔ موئے زیر ناف مونڈنا۔ استنجا کرنا۔ کلی کرنا
۴۔ جو آدمی مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور
قرات سنتا ہے پھر اسکے قریب ہو جاتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے
۵۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں جو مسواک کا عادی ہو اسے مرتے وقت کلمہ پڑھنا
نصیب ہوتا ہے

﴿نوٹ﴾ مسواک کو استعمال کے بعد کسی بلند اور پاک جگہ پر رکھنا چاہیے کیونکہ یہ
آلہ ادائے سنت ہے

## ﴿وضو کا طریقہ﴾

وضو شروع کرتے وقت کم از کم بسم اللہ والحمد للہ پڑھنا چاہیے کیونکہ اس
سے سارے بدن کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب تک اس کا وضو رہتا ہے فرشتے
اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں

قبلہ کی طرف منہ کرے اور بلند جگہ پر بیٹھے پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ
مل مل کر دھوئے اگر ہاتھوں میں کوئی ایسی چیز لگی ہوئی ہو جس سے پانی جسم تک
نہ پہنچے تو اس کو دور کرنا ضروری ہے مثلاً عورتیں ناخنوں پر نیل پالش لگاتی ہیں اس
سے پانی ناخنوں تک نہیں جاتا نیل پالش کی موجوگی میں وضو نہیں ہوگا بلکہ نیل
پالش کو اتارنا ضروری ہے

اسی طرح اگر انگلی میں اتنی تنگ انگوٹھی پہنی ہو کہ اس کے نیچے سے پانی نہ جاتا ہو

توانگوٹھی اتارنا ضروری ہے۔ اگر ہلانے سے پانی نیچے چلا جاتا ہو تو ہلانا ضروری ہے اس کے بعد کلی کرے اگر مسواک ہو تو بہتر ہے مسواک پیلو کی زیتون کی یا کڑوی لکڑی کی بہتر ہے میٹھی لکڑی کی مسواک بہتر نہیں ہے مسواک پہلے اوپر کے دانتوں کے دائیں طرف پھر اوپر کے دانتوں کے بائیں طرف پھر نیچے کے دانتوں کے دائیں طرف پھر نیچے کے دانتوں کے بائیں طرف مسواک کرے چوڑائی میں بھی کر سکتا ہے اور لمبائی میں بھی کر سکتا ہے مسوڑوں کو زخمی ہونے سے بچائے مسواک کم از کم تین مرتبہ کرنی چاہیے اور ہر مرتبہ مسواک کو اور منہ کو دھونا چاہیے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے یا سخت کپڑے سے کرے اگر روزہ دار نہ ہو تو غرارہ بھی کرے اگر روزہ دار ہو تو غرارہ نہ کرے

پھر ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی چڑھائے اگر روزہ دار نہ ہو تو سخت ہڈی تک پانی چڑھائے اگر روزہ دار ہو تو نرم ہڈی تک پانی چڑھائے پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے ناک کا اندرونی حصہ صاف کرے ناک بھی تین مرتبہ صاف کرے

پھر چہرہ دھوئے یاد رہے کہ چہرہ دھونا فرض ہے فرض کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہرہ میں ایک بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا اس لئے چہرے کو تین دفعہ مل مل کر دھونا سنت ہے ❁ سنت کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ فرض صحیح طریقے سے ادا ہو گیا اور کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ❁ جہاں سے بال اگتے ہیں وہاں سے ٹھوڑی کے نیچے تک لمبائی میں اور دونوں کانوں کی لو

تک چوڑائی میں چہرہ دھونا ہے رخسار اور کان کے درمیان جو جگہ ہے اس کا دھونا بھی فرض ہے اکثر حضرات کی وہ جگہ خشک رہ جاتی ہے اس لئے ان کا وضو نہیں ہوتا اگر کسی کی داڑھی شریف پتلی ہے یعنی جلد نظر آتی ہے تو جلد دھونا فرض ہے اگر داڑھی شریف گھنی ہے یعنی جلد نظر نہیں آتی تو جلد دھونا فرض نہیں ہے بلکہ بال دھونا فرض ہیں داڑھی کا خلال کرنا یعنی اس کے بالوں کے نیچے سے انگلیاں ڈال کر سامنے سے نکالنا سنت ہے

پھر دونوں بازوؤں کو مل مل کر دھونا چاہیے اس میں کہنیاں بھی داخل ہیں اگر کہنیوں سے لے کر ناخنوں تک بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا ہاں ناخنوں کے اندر والا میل معاف ہے اگر بازو میں کوئی چیز پہن رکھی ہو اور وہ اتنی تنگ ہو کہ نیچے پانی نہیں جاتا تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر ہلانے سے پانی نیچے چلا جاتا ہو تو ہلانا فرض ہے

اس کے بعد چوتھے حصے سر کا مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا ایک بار مسح کرنا سنت ہے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو تر کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ملائے اور سر پر رکھ کر گدی کی طرف اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا ہوا سر کے دونوں طرف واپس لائے اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھے سے کان کے پچھلے حصہ کا مسح کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے

پھر دونوں پاؤں ایڑیوں ٹخنوں سمیت تین مرتبہ مل مل کر اس طرح دھوئے کہ ہر دفعہ پاؤں خشک ہونے کے قریب ہو جائے اگر پاؤں دھوتے وقت ایک بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا اکثر حضرات کی ایڑیاں اور ٹخنے خشک رہ جاتے ہیں ان کا وضو نہیں ہوتا انکو پوری احتیاط سے وضو کرنا چاہیے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے اس طرح سے بائیں ہاتھ کی چھنگلی پانی سے تر کر کے دائیں پاؤں کی چھنگلی میں ڈالے اور انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کرے وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف منہ اٹھا کر

اشهدان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهدان سيدنامحمداعبده ورسوله پڑھے حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص وضو مکمل کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھتا ہے اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے

## غسل کا بیان

۱۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے والے سے محبت فرماتا ہے جب تم سے کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے ﴿ابو داؤد شریف﴾

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بغیر دھوئے چھوڑیگا اسکو آگ سے ایسے ایسے کیا جائیگا یعنی عذاب دیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی یعنی میں نے سر کے بال منڈوا لئے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے

## غسل کا طریقہ

سب سے بہتر بات یہ ہے کہ مرد غسل کرتے وقت ناف سے لیکر گھٹنوں تک کپڑا پہن کر غسل کرے اس کا فائدہ یہ ہے کہ ننگے آدمی کو کعبہ شریف کی طرف منہ یا پشت کرنا منع ہے اگر اس نے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑا پہنا ہو گا تو وہ کعبہ شریف کی طرف منہ بھی کر سکتا ہے اور پشت بھی کر سکتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ننگے آدمی کو دعاء کلمہ شریف درود شریف پڑھنا منع ہے لیکن اگر اس نے کپڑا پہنا ہو گا تو ہر قسم کی دعا کلمہ درود شریف پڑھ سکتا ہے اور یہ بہتری کا حکم اس وقت ہے جب آدمی لوگوں کی نظروں سے چھپ کر غسل کر رہا ہو لیکن اگر لوگوں کے سامنے غسل کر رہا ہو تو ناف سے لیکر گھٹنوں تک کپڑا پہننا فرض ہے اور کسی حال میں بھی لوگوں کے سامنے ناف سے لے کر گھٹنوں تک جسم کا کوئی حصہ ننگا کرنا حرام ہے اگر غسل خانے میں کپڑے اتار کر ہی غسل کرنا ہو جیسا کہ

آج کل رواج ہے تو کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لینی چاہیے اسکا فائدہ حدیث پاک نے یہ بیان کیا ہے کہ بسم اللہ اسکے اور شیطان کے درمیان پردہ بن جاتی ہے شیطان اس کو دیکھ نہیں سکتا پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجاء کرے پھر اگر جسم پر گندگی لگی ہوئی ہو اس کو دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے اگر ایسی جگہ غسل کر رہا ہے کہ پانی وہاں ٹھہر جاتا ہے تو پاؤں بعد میں دھوئے اگر پانی نہیں ٹھہرتا تو پاؤں بھی وضو کے ساتھ ہی دھوئے پھر دونوں ہاتھوں کو گیلا کر کے تمام بدن پر اور سر پر ملے اس کا فائدہ یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کا بدن اور سر بہت گرم ہوتا ہے اور پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے تو زیادہ گرم بدن یا سر پر زیادہ ٹھنڈا پانی ڈالا جائے تو بیمار ہونے کا خطرہ ہے پھر دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین مرتبہ پانی ڈالے غسل میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک جان بوجھ کر احتیاط کے ساتھ وہاں پانی نہ بہائے تو وہاں پانی پہنچتا ہی نہیں مثلا کلی کرتے وقت منہ کے ہر پرزے ہونٹ سے حلق تک داڑھوں کے نیچے گالوں کی تہ تک دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی ہر کروٹ میں پانی پہنچانا فرض ہے اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا ناک میں پانی ڈالتے وقت دونوں نتھنوں کی نرم جگہ تک بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا اگر نزلہ ناک میں سوکھ گیا تو اس کو چھڑانا ضروری ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے

مرد کیلیئے سر کے ایک ایک بال کو جڑ تک دھونا فرض ہے بھووں مونچھوں اور داڑھی کے بال جڑ سے نوک تک اور انکے نیچے کی کھال دھونا فرض ہے کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھونا فرض ہے اگر پانی کان کے سوراخ کے اندر جانے کا خطرہ ہو تو کان کے سوراخ میں گیلی انگلی ڈال کر اوپر سے پانی بہائیں تو کان کا ہر پرزہ دھل جائے گا ۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ بغیر منہ اٹھائے نہیں دھلے گا جہاں بھی جسم کے دو حصے آپس میں ملتے ہوں جب تک احتیاط سے وہاں پانی نہ بہایا جائے اس وقت تک وہاں پانی نہ بہے گا

## غسل میں تین باتیں فرض ہیں

خوب منہ بھر کر کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا

## غسل کے ضروری مسائل

اگر بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک رہ گئی تو غسل نہ ہوگا البتہ جو جگہ خشک رہ گئی ہے اگر اسی وقت پانی بہالیں تو یہی غسل کافی ہوگا۔ غسل میں اگر کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا تو غسل نہ ہوگا اگر غسل سے فارغ ہوتے ہی یاد آگیا کہ میں نے کلی نہیں کی ناک میں پانی نہیں ڈالا تو فوراً کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے تو سر چھوڑ کر باقی سارا بدن دھولینے سے غسل ہو جائیگا لیکن جب تندرست ہو جائے تو سر دھوڈالے دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

عورتیں اگر چھلے یا بالیاں پہنے ہوئے ہوں تو غسل کرتے وقت خوب ہلالیں

تاکہ سوراخوں میں پانی پہنچ جائے اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہو گا۔ کان اور ناک میں بھی کوشش کر کے پانی پہنچانا چاہیے اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہو گا۔ اگر دانتوں میں چھالی کی ڈلی پھنس جائے تو غسل سے پہلے نکال لے ورنہ غسل نہ ہو گا ۔ جس شخص کو غسل کی حاجت ہو اس کو مسجد میں داخل ہونا منع ہے اسی طرح حیض اور نفاس والی عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا منع ہے آخر میں عرض ہے کہ غسل جنابت بہت احتیاط سے کیا جائے کیونکہ حدیث میں ہے کہ بال کے نیچے جنابت ﴿ناپاکی﴾ ہے پس بالوں کو دھوؤ اور بدن کو پاک کرو اس طریقہ غسل کو یاد کرنا اور اس پر عمل ہر مسلمان مرد اور عورت کیلئے ضروری ہے کیونکہ اگر غسل درست نہ ہو گا تو نماز جائز نہ ہو گی اور نہ تلاوت قرآن پاک

## ﴿نماز کا طریقہ﴾

باوضو ہو کر قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک اس طرح لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں اور نہ خوب کھلی ہوئی ہوں بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ شریف کی طرف ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو اور درمیان کی تین انگلیاں بائیں کلائی کے سرے پر ہو انگوٹھا اور چھنگلی کا حلقہ بنائے پھر ثنا پڑھے۔ سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك

اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك پھر اعوذبالله من الشیطان الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم پڑھے پھر سورہ فاتحہ شریف پڑھے اور ولاالضالین
کے بعد آہستہ آمین کہے اس کے بعد کوئی سورہ یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت
جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور
گھٹنوں کو ہاتھ سے مضبوطی سے اس طرح پکڑے کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور
انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں سر پشت کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم از کم تین
مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پھر سمع الله لمن حمده کہتا ہوا سیدا کھڑا
ہو پھر ربنا لك الحمد کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے
گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر اس طرح رکھے کہ
پیشانی اور ناک کی ہڈی جم جائے بازوؤں کو کروٹوں سے پیٹ کو رانوں سے اور
رانوں سے پنڈلیوں کو جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ زمین پر جمی
ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں زمین پر اس طرح رکھی ہوئی ہوں اگر کان سے پانی گرے تو
ہتھیلیوں کی پشت پر گرے اور ہاتھوں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں اور کم از کم تین
مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اٹھائے اور دائیاں
پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بائیاں قدم بچھا کر اس پر خوب
سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے دونوں
ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں پھر الله اکبر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اسی طرح
سجدہ کرے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے

اب صرف بسم اللہ پڑھ کر قرات شروع کرے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے دائیاں قدم کھڑا کر کے بائیاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور التحيات لله والصلاة والطيبات السلام عليك ايهاالنبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لااله الاالله واشهد ان سيد نا محمدا عبده ورسوله پڑھے اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو جائے اور فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورہ ملانا ضروری نہیں آخری التحیات میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھے

اللهم صل على سيد نا محمد وعلى آل سيد نا محمد كما صليت على سيد نا ابراهيم وعلى آل سيد نا ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على سيد نا محمد وعلى آل سيد نا محمد كمابار كت على سيد نا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم انك حميد مجيد اس کے بعد کوئی دعا پڑھے مثلارب اجعلنى مقيم الصلاة ومن ذريتى ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلى ولوالدى وللمومنين يوم يقوم الحساب . اللهم ربنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار پھر دائیں طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے مقتدی کے لئے امام کے پیچھے فاتحہ اور سورہ پڑھنا جائز نہیں عورت تکبیر تحریمہ کے وقت صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی اور بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دائیں ہتھیلی رکھے گی عورت رکوع میں تھوڑا سا جھکے گی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں

پشت سیدھی نہ کرے گی اور ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے گی عورت سمٹ کر سجدہ کرے گی یعنی بازو کروٹوں سے ملائے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملائے عورت دونوں سجدوں کے درمیان یا التحیات کے وقت دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے

# وصال کے بعد اللہ والوں کی شان

مسلم شریف جلد2 صفحہ نمبر 268 پر یہ حدیث پاک موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ والے اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں اس حدیث پاک سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صرف نبی ہی اپنی قبر میں زندہ ہوتے ہیں بلکہ باقی اللہ والے بھی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اسلئے کہ مشکاۃ شریف صفحہ نمبر 188-187 پر یہ حدیث پاک موجود ہے کہ ایک صحابی سفر میں جا رہے تھے راستہ میں رات آگئی ایک جگہ انہوں نے خیمہ گاڑ دیا جہاں انہوں نے خیمہ گاڑا وہاں کسی اللہ والے کی قبر تھی لیکن ان صحابی کو نہیں معلوم ہوا کہ یہ کسی کی قبر ہے انہوں نے اس قبر سے سورہ ملک شریف پوری سنی انہوں نے جب یہ معاملہ نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ سورہ نجات دینے والی ہے اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ نبیوں کے علاوہ بھی اللہ والے اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۰۔اور ۱۱ پر یہ حدیث پاک موجود ہے معراج کی رات نبی اکرم ﷺ حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملے انہوں نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا حَاشِرُ پچھلی دو حدیث پاک سے معلوم ہوا تھا کہ اللہ والے اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ والے جہاں چاہتے ہیں چلے بھی جاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ یا کے ساتھ سلام کہنا نبیوں کی سنت ہے

اللہ والے وصال کے بعد بھی مدد کرتے ہیں.

بخاری شریف جلد 1 صفحہ نمبر 50 پر یہ حدیث پاک موجود ہے معراج کی رات جب سرکارِ دوعالم ﷺ کو پچاس نمازوں کا تحفہ ملا تھا تو حضرت موسی علیہ السلام نے سرکارِ دوعالم ﷺ سے عرض کی آپکی امت پچاس نہیں پڑھ سکے گی اسلئے نمازیں کم کروایئے پھر نبی اکرم ﷺ کے بار بار اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضری دینے سے پچاس کی پانچ رہ گئیں غور فرمایئے کہ قبر والے موسی علیہ السلام نے ہماری مدد کی کہ پچاس نمازوں سے پانچ کروائیں اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ والے ﴿قبر والے﴾ اپنے وصال مبارک کے بعد بھی مدد کرتے ہیں اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صرف نبی اور رسول ہی مدد کرتے ہیں بلکہ دیگر اللہ والے بھی مدد کرتے ہیں تہذیب التہذیب جلد 11 صفحہ نمبر 299 میں امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حاکم نے کہا میں نے ابو علی نیشاپوری کو فرماتے ہوئے سنا مجھے بہت سخت صدمہ پہنچا تو میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا گویا کہ وہ مجھے فرما رہے ہیں یحی بن یحی کی قبر پر جاؤ اور استغفار کرو اور سوال کرو تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی تو میں نے صبح اٹھ کر ایسے ہی کیا

تو میری حاجت پوری ہو گئی اس سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے محدثین بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اللہ والوں کی قبر پر جا کر سوال کرتے تھے اور انکی حاجتیں بھی پوری بھی ہوتی تھیں اگر اللہ والے وصال کے بعد مدد نہ کرتے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قبروں پر کیوں بھیجتے

اللہ والوں کی قبروں کے قریب دفن ہونے کی تمنا اللہ کے نبی بھی کرتے رہے مسلم شریف جلد 2 صفحہ 268 پر یہ حدیث پاک موجود ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے وصال مبارک کے وقت دعا کی یا اللہ مجھے ارض مقدس ﴿جہاں اللہ کے نبیوں کے مزارات ہیں﴾ کے ایسے قریب کر دے جیسے پتھر کو پھینکا جاتا ہے غور کا مقام ہے کہ سیدنا موسی علیہ الصلواۃ والسلام جو اللہ کے پاک اور معصوم نبی ہیں آخری وقت بھی اللہ والوں کے مزارات کے پاس جانا چاہتے ہیں ہم تو پھر گنہگار ہیں ہمیں دعا کرنی چاہیے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں

مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

# ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان لانے کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

**انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیر التؤمنوا باللہ و رسولہ**

**و تعزوہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا**

یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو بڑی بڑی شانیں دیکر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرو اور اللہ کی تسبیح صبح و شام بیان کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان لانے کہ بعد مومن پر سب سے پہلی چیز جو فرض ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح یعنی عبادت کا مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے بعد ہے۔ گر عبادت ادب کے ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔ ادب کے بغیر عبادت کسی کام کی نہیں بلکہ آدمی لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔ شیطان چار ہزار سال تک جنت کا خزانچی ہا اور اسی ہزار سال تک فرشتوں کا ساتھی رہا اور چالیس ہزار سال تک فرشتوں کو عظ سناتا رہا اور تیس ہزار سال تک مقربین کا سردار رہا ایک ہزار سال تک وحانیین کی سرداری کے منصب پر رہا چودہ ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا ۔ پہلے آسمان میں اسکا نام عابد دوسرے آسمان میں زاھد تیسرے آسمان میں عارف ۔

چوتھے آسمان میں ولی پانچویں آسمان میں تقی چھٹے آسمان میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل تھا۔ لوح محفوظ میں اسکا نام ابلیس لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے غافل اور خاتمہ سے بے خبر تھا۔ ﴿صاوی وجمل﴾ اتنا عبادت گزار اور اتنے عہدوں پر رہنے والا اللہ کے نبی آدم علیہ السلام کی بے ادبی کر بیٹھا تو اس پر لعنت کا طوق قیامت تک کے لئے ڈال دیا گیا۔ جب سیدنا آدم علیہ السلام کی بے ادبی کا یہ وبال ہے تو سید المرسلین ﷺ کی بے ادبی کا کیا وبال ہو گا۔

نماز، روزہ، حج، زکاۃ کی تفصیلات کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا حکم فرمایا ہے۔ اور حضور ﷺ کے ادب کی پوری تفصیل خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔

## ﴿۱﴾ حاضری کے موقع پر آواز دینا منع ہے

جب کوئی شخص کسی سے ملنے کیلئے جاتا ہے اور وہ آدمی گھر میں ہو تو اطلاع کے لئے باہر سے آواز دیتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری ہو اور آپ ﷺ گھر میں رونق افروز ہوں تو حکم یہ ہے کہ باہر سے آواز نہ دی جائے بلکہ باہر بیٹھ کر سرور کائنات ﷺ کی تشریف آوری کا انتظار کیا جائے۔ اس لئے جو عرش الٰہی کی خبر رکھتا ہے وہ تمھارے آنے سے بے خبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ان الذین ینادونك من وراء الحجرات اکثرھم

لایعقلون ولوانھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان

خیرا لھم

بیشک وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے آوازیں دیتے ہیں اکثر بے وقوف ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہانتک کہ آپ انکی طرف نکل آتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

## ﴿۲﴾ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے تکلفی سے بلانا منع ہے

جب ایک دوسرے کو بلایا جاتا ہے تو بعض اوقات بڑی بے تکلفی سے دوستانہ ماحول میں بات کی جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں دوستی کی زبان میں بات کرنا منع ہے۔ بے تکلفی سے بات کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا.

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو اس طرح نہ بنالو کہ جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

## ﴿۳﴾ رشتہ داری کی زبان میں بات کرنا منع ہے۔

چچے اپنے بھتیجوں کو سخت سے سخت الفاظ بھی کہہ دیا کرتے ہیں اور اسکا برا بھی نہیں منایا جاتا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا نے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ کہہ دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چچا کی مذمت میں پوری سورت نازل فرما کر یہ اعلان کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے محبوب ہیں میں کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی رشتہ داری کی زبان میں بات

کرے۔اس کی کیسی مذمت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ذرا ملاحظہ کیجئے۔فرماتا ہے۔

تبت یدا ابی لھب وتب مااغنیٰ عنه ماله وما کسب سیصلی نارا ذات لھب وامرته حمالة الحطب فی جیدھا حبل من مسد

﴿ترجمہ﴾ ابولھب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ وبرباد ہو جائے اسکا مال اور کمائی اس کو نفع نہ دے۔ عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں پہنچے گا اور اسکی لکڑیاں اٹھانے والی بیوی بھی۔اسکے گلے میں مونج کی رسی ہو گی۔

## ﴿۴﴾ آواز اونچی ہوئی عمر کا سرمایا گیا

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی جائے تو ادب سے اپنی آواز کو آہستہ کیا جائے آواز بلند نہ کی جائے اگر آواز سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو گئی تو سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔ارشاد ہوتا ہے

یا ایھا الذین آمنو لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ باللقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون.

﴿ترجمہ﴾ اے ایمان والو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز مبارک سے اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور نہ ایسی اونچی آواز میں بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو ۔کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے عمل برباد کر دیئے جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

عمل برباد صرف اور صرف کفر سے ہوتے ہیں گناہ سے عمل برباد نہیں ہوتے

اس سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی بھی کفر ہے۔

## ﴿۵﴾ ادب سے آواز آہستہ کرنے والوں کو انعامات

اور جو لوگ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے اپنی آوازوں کو بلند نہیں کرتے بلکہ پست رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو بڑے بڑے انعامات عطا فرماتا ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے

**ان الذین یغضون اصواتھم عندرسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ واجر عظیم.**

بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے خاص کر لیا ہے انکے لئے بخشش ہی بخشش ہے اور ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

## ﴿۶﴾ جس سے دشمن فائدہ اٹھائے وہ لفظ منع ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی تو وہ عرض کرتے تھے راعنا یارسول اللہ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری رعائت فرمایئے ہمیں یہ بات دوبارہ سمجھا دیجئے۔

یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن راعنا کو کھینچ کر پڑھتے جس سے بے ادبی والا

معنی مراد لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

یاایھاالذین آمنو الاتقولوا راعناوقولو انظرناواسمعوا

وللکفرین عذاب الیم

اے ایمان والو راعنانہ کہوبلکہ انظرنا کہو ﴿ہماری طرف نظر فرمایئے﴾

کرم کی اک نظر ہم پر خدارایارسول اللہ

یہی ہے ایک جینے کا سہارا یارسول اللہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولو انھم قالوسمعناواطعناواسمع وانظرنالکان

خیرالھم واقوم

اگر یہودی یوں عرض کرتے کہ ہم نے سنااور ہم نے اطاعت کی یارسول اللہ آپ ہماری عرض سنیئے اور نظر کرم فرمایئے توان کے لئے بہتر ہوتااور زیادہ درست ہوتا۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہواکہ عبادت واطاعت کے ساتھ سرکار دوعالم ﷺ سے اپنی عرض سننے اور نظر رحمت کی درخواست کرنے سے ہی آدمی کی بہتری ہوتی ہے اور سیدھاراستہ ملتاہے۔اگر عبادت اور اطاعت توہو لیکن سرکار دوعالم ﷺ سے نظر کرم کی درخواست نہ ہو تواس کے لئے خطرہ ہی خطرہ ہے۔

## ﴿۷﴾حاضری کے موقع پر توجہ مت ہٹاؤ

پھر فرمایا یہ جو تم کو راعنا یا انظرنا کہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تم نے میرے محبوب ﷺ کی بات کو پوری توجہ سے نہیں سنا اگر پوری توجہ میرے محبوب ﷺ کی طرف ہوتی تو یہ کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی اس لئے واسمعو یعنی میرے محبوب ﷺ کی طرف پوری توجہ رکھو اور خوب دل لگا کر میرے محبوب ﷺ کی بات سنا کرو۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

**یاایھاالذین آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولاتولوا عنہ وانتم تسمعون**

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور جب تم سن رہے ہوتے ہو اس وقت میرے محبوب ﷺ سے منہ نہ موڑو۔

**ولاتکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لایسمعون** اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا۔ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب سرکار دو عالم ﷺ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوتے تو ایسے محسوس ہوتا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی ذرا سی جنبش بھی نہیں کرتے تھے۔

## ﴿۸﴾ آپ ﷺ کی بارگاہ سے منہ موڑنے والا منافق ہے۔

اللہ تعالیٰ منافقوں کی نشانی بیان فرماتا ہے

## واذا قیل لھم تعالوا الی ماانزل اللہ والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنك صدودا

جب منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کتاب کی طرف جو اللہ نے اتاری ہے اور آؤ رسول کی طرف ﴿ منافق قرآن پاک کی طرف تو آجائیں گے لیکن یارسول اللہ ﷺ ﴾ آپ انکو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے منہ موڑ رہے ہونگے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سرکار ﷺ کی مجلس مبارک میں حاضر ہوتے تو دیکھتے رہتے کہ ہمیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی اور طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی تھی تو وہ چپکے سے وہاں سے کھسک جاتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

## واذاماانزلت سورۃ نظر بعضھم الی بعض ھل یراکم من احد. ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبھم بانھم قوم لایفقھون.

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے کہ تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ پھر وہاں سے کھسک جاتے اللہ نے انکے دلوں کو پھیر دیا کیونکہ وہ ایسی قوم ہے جو نہیں سمجھتی۔ یعنی جو آپ ﷺ کی بارگاہ سے منہ موڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے دل کو اسلام اور ایمان سے پھیر دیتا ہے

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں

دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

اور وہ سرکار ﷺ کے مقام سے کتنے بے خبر ہیں۔ جن کی بارگاہ اقدس میں بڑے سے بڑا پاپی و مجرم اور گمراہ شخص آیا آپ ﷺ کی توجہ برکت سے وہ قوم کا ھادی بن گیا۔

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ھادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

## ﴿۹﴾ منافق سرکار ﷺ سے شفاعت نہیں چاہتا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذاقیل لھم تعالو ایستغفر لکم رسول الله

لووارؤوسھم ورئیتھم یصدون وھم مستکبرون

اور جب انکو کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمھارے لئے شفاعت کر دیں۔ وہ اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور آپ انکو منہ موڑتا ہوا دیکھیں گے اور وہ تکبر کرتے ہیں۔

## ﴿۱۰﴾ آپ ﷺ کا فیصلہ دل سے نہ ماننے والا بے ایمان ہے

دنیا کی بڑی سے بڑی عدالت کا فیصلہ اگر کوئی دل سے نہ مانے تو اس پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا لیکن سرکار دو عالم ﷺ کا فیصلہ اگر کوئی دل سے نہیں مانتا تو وہ پکا بے ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

**فلاوربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما**

اے محبوب ﷺ آپ کے رب کی قسم وہ اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک آپکو اپنے جھگڑوں میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر آپ کے فیصلوں سے دل میں تنگی نہ پائیں اور ایسے تسلیم کرلیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہوتا ہے

۔

## ﴿۱۱﴾ مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز

اگر حضور ﷺ کے ادب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نیند پر نماز قربان نہ کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ہمیں سبق دیا کہ عبادت بعد میں ہے سرکار ﷺ کا ادب پہلے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب ﷺ کا مودب بنائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

# ایصال ثواب

ایصال ثواب کا مطلب ہے دوسرے کو نیک اعمال کے ذریعے فائدہ پہنچانا۔ یہ فائدہ پہنچانے والا کام اللہ کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ۲۵ ویں پارہ سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۵ میں بیان فرماتا ہے

**والملئکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض**

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے فرشتے دعا کے ذریعے زمین والوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ یہ فائدہ پہنچانے والا کام اللہ کے پاک رسول بھی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ تیرھویں پارہ سورۃ ابراھیم آیت نمبر ۴۱ میں ابراھیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرماتا ہے۔ ابراھیم علیہ السلام نے عرض کی

**ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب .**

اے ہمارے رب مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بخشش دے اور مومنوں کو بخشش دے جس دن حساب قائم ہوگا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ابراھیم علیہ السلام نے اپنی دعا کے ذریعے اپنے والدین کو بھی فائدہ پہنچایا اور مومنوں کو بھی فائدہ پہنچایا اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابراھیم علیہ السلام نے اپنی دعا کے ذریعے ان مومنوں کو بھی فائدہ پہنچایا جو آپ سے پہلے گزر چکے تھے اور ان مومنوں کو بھی فائدہ پہنچایا جو آپ سے

کے زمانے میں تھے اور ان مومنوں کو بھی فائدہ پہنچایا جو بعد میں آنے والے ہیں
۔یہ ثواب پہنچانے والا کام خود نبی اکرم ﷺ نے بھی کیا ہے۔ ابو داؤد شریف
جلد ۲ صفحہ ۳۰ کتاب الضحایا میں یہ حدیث پاک موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ
پڑھا

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من
المشرکین ان صلاتی ونسکی ء محیامی ومماتی لله رب العالمین لا
شریك له وبذالك امرت وانا من المسلمین.

پھر دعا کی اے اللہ یہ تیری توفیق سے اور تیرے لئے قربانی کر رہا ہوں اسکو
محمد ﷺ اور انکی امت کی طرف سے قبول فرمایا یعنی اسکا ثواب مجھے اور میری امت
کو پہنچا۔ پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا پھر ذبح فرمایا۔ اس حدیث پاک
سے یہ معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانے پر قرآن پاک کی آیات پڑھیں اور
اس کا ثواب اپنی امت کو پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سنت کے مطابق کھانے پر
قرآن پاک کی آیات پڑھ کر دوسروں کو ثواب پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس
سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صرف قربانی کے بکرے ذبح کرتے وقت ہی قرآن پاک
کی آیت پڑھنا سنت ہے بلکہ ہر کھانے سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے قرآن پاک کی
آیت بسم الله الرحمن الرحیم پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ثواب پہنچانے والا کام
نبی اکرم ﷺ کے حکم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی کرتے رہے۔ ابو
داؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۹ کتاب الضحایا میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے دو قربانیاں فرمائیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں ایک قربانی آپ ﷺ کی طرف سے کروں تو میں نے سرکار ﷺ کی طرف سے قربانی کی۔ ابو داود شریف جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۴ کتاب الوصایا میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ عاص بن وائل ﴿مشرک﴾ نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے سو غلام آزاد کرنا۔ اس کے بیٹے ھشام نے پچاس غلام آزاد کر دئے تو اس کے دوسرے بیٹے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم اسکی طرف سے غلام آزاد کرتے یا تم اسکی طرف سے صدقہ کرتے یا تم اس کی طرف سے حج کرتے تو اسکو پہنچ جاتا۔ یعنی چونکہ وہ مسلمان نہیں تھا اس لئے تمھارے کسی عمل کا ثواب اسکو نہیں ملے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو ثواب ملتا ہے کافر کو ثواب نہیں ملتا۔

اور جو چیز غیر اللہ کے نام منسوب ہو جائے وہ حرام نہیں ہوتی

مشرکوں نے بتوں کے نام پر کچھ جانور چھوڑے ہوتے تھے کسی کا نام بحیرہ کسی کا نام سائبہ کسی کا نام وصیلہ کسی کا نام حام رکھا ہوتا تھا ان جانوروں کا گوشت اور دودھ ان مشرکوں نے حرام کر رکھا تھا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تو ان کو حرام نہیں کیا لیکن کافر اللہ تعالی پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ﴿کہ اللہ تعالی نے ان

کو حرام کیا ہے ﴿سورہ مائدہ﴾ غور فرمائیں کہ جب بتوں سے منسوب جانور حرام نہ ہوئے تو اللہ کے پاک بندوں سے منسوب جانور کیسے حرام ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام، صحابہ کرام اور فرشتوں کے راستے پر چلتے ہوئے ایصال ثواب کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔